بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ ربوہ
روزنامہ
الفضل
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
فون ۴۴۹
جلد ۷۲/۳۷ | ہفتہ ۳۰ رجب ۱۴۰۳ھ ، ۱۴ ہجرت ۱۳۶۲ھ ش ، ۱۴ مئی ۱۹۸۳ء | نمبر ۱۰۹
Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارِ احمدیہ

ربوہ : ۱۲ ہجرت مئی ۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

"طبیعت بدستور ناساز چلی آ رہی ہے"۔

اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ حضرت سیدہ موصوفہ کو صحت یابی عطا ہو احباب کرام توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم حضرت سیدہ کو جلد از جلد شفائے کامل سے نوازے ۔ آمین ؛

• اُستاد منیر الحصنی صاحب ہمارے سلسلہ کے بزرگوں اور علماء میں سے ہیں آج کل شدید بیمار ہیں ۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ سلسلہ کے اس شیدائی، مخلص خادم کو صحتِ کاملہ عطا فرمائے ۔ آمین یا ربّ العالمین ۔

(وکیل التبشیر تحریک جدید ۔ ربوہ)

زبردست انتباہ

چندوں کی ادائیگی میں کمزوری دکھانے والے دوستوں کے بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے خطبہ جمعہ ۱۰ ستمبر ۱۹۸۲ء میں فرمایا

"انسانی ہمدردی کا تقاضا یہ ہے کہ ان کو ساتھ شامل کیا جائے یعنی وہ سارے جو آج اس خطبے میں شامل ہیں وہ اپنے اپنے ماحول میں جاکر اس بات کے مبلغ بنیں کہ جو کمزور ہیں جو خدا کی راہ میں خرچ کرنے سے ڈر رہے ہیں ان کو بتایا جائے کہ تم تو محروم ہو رہے ہو ۔ نیکیوں سے بھی محروم ہو رہے ہو اور خدا کے فضلوں سے بھی محروم ۔ اس دنیا سے بھی محروم ہو رہے ہو جس کے پیچھے تم پڑے ہوئے ہو تمہارے روپوں میں برکت نہیں رہے گی ۔ تم اپنی اولادوں کی خوشیوں کو نہیں دیکھ سکو گے ۔ ان سے محروم کئے جاؤ گے"۔ (ناظر بیت المال آمد ۔ ربوہ)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ساری گریہ وزاری دُنیا کیلئے تھی

مکی زندگی میں آپ نے جو تضرع کی وہ کسی نے کبھی نہ کی ہوگی

"آپؐ کے مبارک ناموں میں سرّ یہ ہے کہ محمد اور احمد جو دو نام ہیں ان میں دو جُدا جُدا کمال ہیں ۔ محمد کا نام جلال اور کبریائی کو چاہتا ہے جو نہایت درجہ تعریف کیا گیا ہے اور اس میں ایک معشوقانہ رنگ ہے ۔ کیونکہ معشوق کی تعریف کی جاتی ہے ۔ پس اس میں جلالی رنگ ہونا ضروری ہے ۔ مگر احمد کا نام اپنے اندر عاشقانہ رنگ رکھتا ہے ۔ کیونکہ تعریف کرنا عاشق کا کام ہے ۔ وہ اپنے محبوب اور معشوق کی تعریف کرتا ہے اس لیے جیسے محمد محبوبانہ شان میں جلال اور کبریائی کو چاہتا ہے اسی طرح احمد عاشقانہ شان میں ہو کر عزت اور انکساری کو چاہتا ہے اس میں ایک سرّ یہ تھا کہ آپؐ کی زندگی کی تقسیم دو حصوں پر کر دی گئی ۔ ایک تو مکی زندگی ہے ۔ جو تیرہ برس کے زمانہ کی ہے ۔ اور دوسری وہ زندگی جو مدنی زندگی ہے اور وہ دس برس کی ہے ۔ مکہ کی زندگی میں اسم احمد کی تجلّی تھی ۔ اس وقت آپؐ کی دن رات خدا تعالیٰ کے حضور گریہ وبکا اور طلب استعانت اور دعا میں گزرتی تھی اگر کوئی شخص آپ کی اس زندگی کے بسر اوقات پر پوری اطلاع رکھتا ہو تو اسے معلوم ہو جائے گا کہ جو تضرّع اور زاری آپؐ نے اس مکی زندگی میں کی ہے وہ کبھی کسی عاشق نے اپنے محبوب اور معشوق کی تلاش میں کبھی نہیں کی اور نہ کر سکے گا ۔ پھر آپؐ کی تضرّع اپنے لیے نہ تھی بلکہ یہ تضرّع دنیا کی حالت کی پوری واقفیت کی وجہ سے تھی"۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۷۸ تا صفحہ ۱۷۹)

جاپان کے چوتھے بڑے جزیرے شکوکو کا کامیاب تبلیغی دورہ

مکرم عطاء المجیب صاحب راشد امیر و مشنری انچارج جاپان کی بذریعہ تار مرسلہ رپورٹ

جاپان کے امیر جماعت احمدیہ اور مشنری انچارج مکرم عطاء المجیب صاحب راشد نے بذریعہ تار یہ خوشکن اطلاع دی ہے کہ انہوں نے جاپان کے چوتھے سب سے بڑے جزیرے شکوکو کا ایک آٹھ روزہ نہایت کامیاب و کامران دورہ فرما کر اس جزیرے میں اللہ تعالیٰ کی توحید اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی بابرکت رسالت کا پیغام پہنچایا ۔ مکرم عطاء المجیب صاحب راشد کا یہ دورہ خدا تعالیٰ کے فضل سے بڑا کامیاب رہا ۔ انہوں نے بذریعہ کار یہ دورہ مکمل کیا ۔ کار پر اسلامی نعرے اور اسلامی تعلیم کے چیدہ چیدہ جملے عربی، جاپانی اور انگریزی میں تحریر تھے ۔ کار پر لاؤڈ سپیکر بھی نصب تھا جس میں سے تلاوت قرآن کریم اذان اور جاپانی زبان میں اسلام کا تعارف نشر ہو رہا تھا ۔ اس دورے کے دوران انہوں نے ۱۸۰۰ کلومیٹر سفر کیا اور اس دوران کل ۷۸۰ پمفلٹ اور دیگر لٹریچر سات بڑے شہروں میں تقسیم کیا گیا ۔ اس دورے کے دوران ۶ مقتدر اخبارات نے دورے کی روزانہ خبریں دیں ۔ ان چھ اخبارات کی مجموعی اشاعت دس لاکھ چھتیس ہزار ایک سو ننانوے ہے ۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہ دورہ نہایت کامیاب رہا ۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس دورے کے نیک ثمرات اور معجزانہ نتائج برآمد فرمائے ۔ اور جاپان کی سرزمین خدا تعالیٰ کے نور سے جگمگا اٹھے اور مصنوعی خداؤں کی پرستش کرنے والے اپنے حقیقی آقا و مولا کو پہچان لیں ۔ آمین ؛

ایک نشان

ایک ولادت کا اعلان

مکرم ہدایت اللہ صاحب حبش فرنکفورٹ (مغربی جرمنی) کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل اور بزرگان سلسلہ کی دعاؤں کے طفیل مورخہ ۱۰ اپریل ۱۹۸۳ء کو بیٹا عطا فرمایا ہے جو مکرم چوہدری سعید احمد صاحب ایڈیشنل ناظر جائیداد صدر انجمن احمدیہ قادیان کا نواسہ ہے ۔

اس خبر میں ایمان افروز پہلو یہ ہے کہ سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت ولادت سے کافی عرصہ قبل بچے کا نام "عرفان طارق" تجویز فرما دیا تھا ۔ اس جہت سے یہ ایک معجزہ اور حضور کی قبولیتِ دعا کا ایک زندہ نشان ہے ۔

احباب کرام سے نومولود کے نیک خادم دین ہونے طویل عمر پانے اور والدین اور اسلام و احمدیت کے لئے درخشندہ وجود بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے ۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ ۔ پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبد الحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دار الرحمت غربی ربوہ ۔ قیمت: ۵۵ پیسے ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۲۰ رجب ۱۴۰۳ھ

۱۴ ہجرت ۱۳۶۲ ہش

شیطان کے تسلط سے محفوظ کرنیوالا دائمی عملِ صالح

اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید میں اس امر کا ذکر کیا ہے کہ جب ابلیس نے آدم کو سجدہ کرنے سے انکار کیا اور اللہ تعالےٰ نے اسے مردود قرار دے کر قیامت کے دن تک اس کے لئے لعنت مقدر کر دی تو ابلیس نے اللہ تعالےٰ سے اس دن تک کہ جب انسانوں کو دوبارہ زندہ کیا جائے گا انہیں ورغلانے اور گمراہ کرنے کی مہلت مانگی، اللہ تعالےٰ نے جب اسے یہ مہلت دے دی تو اس نے کہا کہ وہ اکثر انسانوں کو ورغلا کر، انہیں راہِ حق اور خدا سے برگشتہ کر دے گا اس پر اللہ تعالےٰ نے فرمایا:۔

اِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ لَکَ عَلَیْھِمْ سُلْطٰنٌ اِلَّا مَنِ اتَّبَعَکَ مِنَ الْغٰوِیْنَ ۝ (الحجر آیت ۴۳)

جو میرے بندے ہیں ان پر تجھے کوئی اختیار نہیں البتہ وہ گم کردہ راہ لوگ جو تیری پیروی کریں (وہی تیرے ورغلانے میں آئیں گے)

یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ لوگ کون ہیں جنہیں اللہ تعالےٰ نے اپنے بندے قرار دیا ہے اور وہ بدبخت کون ہیں جو خدا پر ایمان رکھنے کے باوجود گم کردہ راہ رہتے ہیں۔ اور بڑی آسانی سے شیطان کے ورغلانے میں آجاتے ہیں۔ قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ نے ان دونوں قسم کے لوگوں کا خود ذکر کیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ شیطان اور اس کی حیلہ سازیوں کے تعلق میں فرماتا ہے:۔

اِنَّہٗ لَیْسَ لَہٗ سُلْطٰنٌ عَلَی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰی رَبِّھِمْ یَتَوَکَّلُوْنَ ۝ اِنَّمَا سُلْطٰنُہٗ عَلَی الَّذِیْنَ یَتَوَلَّوْنَہٗ وَالَّذِیْنَ ھُمْ بِہٖ مُشْرِکُوْنَ ۔ (النحل آیات ۱۰۰ و ۱۰۱)

بات یقیناً یہی ہے کہ جو لوگ ایمان لاتے ہیں اور اپنے ربّ (کی پناہ) پر بھروسہ رکھتے ہیں ان پر اس (یعنی شیطان) کا کوئی تسلط نہیں ہے۔ اس کا تسلط صرف ان لوگوں پر ہوتا ہے جو لوگ اسے دوست بناتے ہیں اور اس کی وجہ سے شرک میں مبتلا ہوتے ہیں۔

ان آیات میں اللہ تعالےٰ نے بتایا ہے کہ شیطان اللہ پر توکل کرنے اور اس کی پناہ میں آنے والے حقیقی مومنوں کو ورغلانے اور گمراہ کرنے میں کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا۔ اس کے ورغلانے اور بہکانے میں وہی نام کے مومن آتے ہیں جو اللہ کے مقابلہ میں اسے دوست بناتے ہیں اور اس کی دوستی کی وجہ سے شرک میں مبتلا ہوئے بغیر نہیں رہتے۔

اللہ تعالےٰ کی اس وضاحت کے بعد یہ معلوم کرنا ضروری ہو جاتا ہے کہ اس کی نگاہ میں وہ حقیقی مومن جنہیں وہ اپنی پناہ میں لے لیتا ہے اور جو صرف اور صرف اسی پر توکل کرتے ہیں کون ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے سورۃ المومنون میں حقیقی مومنوں کی جو صفات اور نشانیاں بیان کی ہیں ان میں دو باتوں پر بہت زور دیا ہے اور وہ دو باتیں یہ ہیں۔

(۱) قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ ھُمْ فِیْ صَلَاتِھِمْ خٰشِعُوْنَ ۝ (المومنون آیات ۲ و ۳)

حقیقی مومن اپنی مراد کو پہنچ گئے۔ یہ وہ مومن ہیں جو اپنی نمازوں میں تضرع اور عاجزی کا رویہ اختیار کرتے ہیں۔

(۲) وَالَّذِیْنَ ھُمْ عَلٰی صَلَوٰتِھِمْ یُحَافِظُوْنَ ۝ (المومنون آیت ۱۰)

فلاح پانے والے حقیقی مومن وہ ہیں جو اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے رہتے ہیں۔

اس سے ظاہر ہے کہ نمازوں کی حفاظت کرنے والے اور تضرع اور عاجزی سے نماز ادا کرنے والے وہ حقیقی اور کامل مومن ہیں جن پر شیطان کبھی تسلط حاصل نہیں کر سکتا۔ اس کی وجہ اللہ تعالےٰ نے یہ بیان کی ہے کہ شیطان انسان کے ساتھ سب سے بڑی دشمنی یہ کرتا ہے کہ وہ اسے بے حیائی اور گناہ کی ترغیب دے کر اسے اپنی طرح راندۂ درگاہ بنا دیتا ہے جبکہ نماز کا سب سے بڑا فائدہ ہی یہ ہے کہ وہ بے حیائی اور تمام ایسی ناپسندیدہ باتوں سے جن میں گناہ کا شائبہ پایا جاتا ہو روکتی ہے اور انسان کو خدا کی پناہ میں لا کر شیطان کے حملوں سے محفوظ کرتی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ پہلے شیطان کی سب سے بڑی دشمنی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ ط اِنَّہٗ لَکُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ۝ اِنَّمَا یَاْمُرُکُمْ بِالسُّوْٓءِ وَالْفَحْشَآءِ ۔ (البقرہ آیت ۱۷۰)

شیطان کے قدم بقدم نہ چلو وہ تمہارا کھلا کھلا دشمن ہے وہ تمہیں بدی اور بے حیائی کی تلقین کرتا ہے۔

اس کے بالمقابل اللہ تعالےٰ نماز کے سب سے بڑے فائدہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ ط (العنکبوت آیت ۴۶)

یقیناً نماز تمام بری اور بے حیائی کی باتوں سے روکتی ہے۔

اس کا مطلب یہ ہوا کہ جو مومن نمازوں کا پورا پورا التزام کرتے ہیں اور انہیں پوری شرائط کے ساتھ ادا کرتے ہیں وہی تو ہیں جنہیں خدا تعالےٰ نے اپنے بندے قرار دیا ہے اور جن پر شیطان تسلط نہیں پا سکتا۔ وہ انہیں ورغلانے میں کامیاب ہو ہی نہیں سکتا کیونکہ وہ خدا تعالےٰ کی پناہ میں ہوتے ہیں۔ اسی لئے شیطان جو مومنوں کو بے حیائی اور بدی کی تلقین کر کے انہیں اپنی طرح راندۂ درگاہ کرنا چاہتا ہے۔ پوری کوشش کرتا ہے کہ کسی طرح کچے اور کمزور مومنوں کو نماز سے غافل کر کے انہیں بے نماز بنا دے اور اس طرح انہیں رفتہ رفتہ بدی اور بے حیائی کے کاموں میں مبتلا کر دے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ مومنوں کو شیطان کے اس خطرناک حربہ سے خبردار کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

اِنَّمَا یُرِیْدُ الشَّیْطٰنُ اَنْ ... یَّصُدَّکُمْ عَنْ ذِکْرِ اللّٰہِ وَعَنِ الصَّلٰوۃِ ج (المائدہ آیت ۹۲)

شیطان چاہتا ہے کہ ..... تمہیں اللہ کے ذکر اور نماز سے روک دے۔

اس سے ظاہر ہے کہ نمازوں کا خصوصی التزام اور ان کی پوری شرائط کے ساتھ ادائیگی ایک ایسا دائمی عمل صالح ہے جو مومنوں کو خدا کی پناہ میں لا کر انہیں شیطان کے حملوں سے کلی طور پر محفوظ کر دیتا ہے۔ وہ خدا کے ان خاص بندوں میں شامل ہو جاتے ہیں جن پر شیطان کبھی تسلط نہیں پا سکتا۔ شیطان انہی پر تسلط پانے میں کامیاب ہوتا ہے جو نمازوں کی ادائیگی میں غفلت سے کام لیتے ہیں۔ اس لئے مومنوں کا اولین فرض یہی ہے کہ وہ اپنی نمازوں کی کما حقہ حفاظت کریں۔ نمازوں کی حفاظت دو طرح ضروری ہے۔ ایک اس طرح کہ کوئی ایک نماز بھی قضا نہ ہونے پائے، دوسرے اس طرح کہ نمازیں اس قدر ذوق و شوق خشوع و خضوع اور حضورِ قلب سے ادا کی جائیں کہ وہ جنابِ الٰہی میں قبولیت کا درجہ پا سکیں۔ اس سے ظاہر ہے کہ جو لوگ اپنی نمازوں کی پوری حفاظت نہیں کرتے وہ اپنے آپ کو اپنے کھلے دشمن یعنی شیطان کے حملوں کی زد میں لاتے ہیں اور اسے خود اس امر کا موقع فراہم کرتے ہیں کہ وہ انہیں بھی اپنی طرح راندۂ درگاہ بنا دے۔ (العیاذ باللہ)

پہلے لازمی چندہ جات

ہر ماہ تنخواہ ملتے ہی پہلے لازمی چندہ جات ادا فرمائیے۔ کل آمد پر شرح کے مطابق چندہ عام، حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ۔ پھر دیگر ضروریات کے بارہ میں سوچئے۔

(ناظر بیت المال (آمد) ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تمباکو نوشی کے نقصانات

(مکرم خلیل احمد صاحب چوہدری - جامعہ احمدیہ - ربوہ)

تمباکو نوشی سے بہت سی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں، مثلاً گلے، معدے، خون اور گردوں کا سرطان، دل اور پھیپھڑوں کی بیماریاں، رعشہ اور دمہ وغیرہ۔ اس کے علاوہ یہ انسان کو پست ہمت اور دوسروں کا غلام بنا دیتی ہے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ تمباکو نوشی اسراف اور فضول خرچی ہے۔ فضول خرچی کرنے والا شیطان کا بھائی ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

"وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيرًا ۝ إِنَّ الْمُبَذِّرِينَ كَانُوا إِخْوَانَ الشَّيَاطِينِ وَكَانَ الشَّيْطَانُ لِرَبِّهِ كَفُورًا ۝"

(بنی اسرائیل آیت ۲۷، ۲۸)

اور فضول خرچی کسی رنگ میں بھی نہ کرو فضول خرچی کرنے والے لوگ یقیناً شیطانوں کے بھائی ہوتے ہیں اور شیطان اپنے رب کا بہت ہی ناشکر گزار ہے۔

حضرت المصلح الموعود آیت ۲۸ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"فرمایا کہ اگر تم ایسا کرو گے تو ناشکری ہوگی ہم نے تمہیں یہ مال اسی لیے دیا ہے کہ تم اس کو بر محل خرچ کرو اب تم اس کو یوں پھینکو گے تو اس کے یہ معنی ہونگے کہ مال کے ساتھ جو ذمہ داریاں اللہ تعالیٰ نے عائد فرمائی ہے اس سے بچنا چاہتے ہو اور یہ ایک گناہ ہے۔۔۔۔ ایک کھلی بدی ہے اور شیطانی فعل ہے اور اللہ تعالیٰ کے احسان کی ناقدری ہے"۔ (تفسیر کبیر جلد ۳ صفحہ ۸۲۰)

تمباکو نوشی فضول خرچی کے ساتھ ساتھ ایک لغو اور بیہودہ فعل ہے اگر یہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہوتا تو آپؐ اس سے منع فرماتے کیونکہ جو اس سے کم بدبو والی چیز لہسن ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بارہ میں فرماتے ہیں کہ لہسن کھا کر مسجد میں نہ آؤ کیونکہ اسکی بدبو سے فرشتے نہیں اترتے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ،

"تمباکو کو ہم مسکرات میں داخل نہیں کرتے ہیں لیکن یہ ایک لغو فعل ہے اور مومن کی شان ہے

وَالَّذِينَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُونَ

اگر کسی کو کوئی طبیب بطور علاج بتائے تو ہم منع نہیں کرتے ورنہ یہ لغو اور اسراف کا فعل ہے اور اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں ہوتا تو آپؐ اپنے صحابہ کے لیے کبھی پسند نہ فرماتے"۔

(الحکم ۲۳ مارچ ۱۹۰۳ء)

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب فرماتے ہیں کہ:۔

"اس زمانہ میں تمباکو نوشی بھی ایک عالمگیر کمزوری بن گئی ہے اور غالباً ہماری جماعت میں بھی کافی پائی جاتی ہے اس مرض میں منہ کی بدبو اور روپے کے نقصان اور وقت کے ضیاع اور سرطان یعنی کینسر وغیرہ کی امراض کو دعوت دینے کے سوا کوئی فائدہ نہیں"۔

(تربیتی مضامین صفحہ ۱۰۲)

تمباکو نوشی میٹھا زہر ہے جس سے زندگی تباہ ہو جاتی ہے اس سے طرح طرح کی بیماریاں لاحق ہوتی ہیں اور اس کے علاوہ بہت سی بداخلاقیوں کا منبع ہے چنانچہ حضرت المصلح الموعود فرماتے ہیں کہ۔ "علاوہ اس کے کہ حقہ نوشی تمام بداخلاقیوں کا منبع ہے اور اس سے انسان پست ہمت اور دوسروں کا غلام بن جاتا ہے اس کی عادت سے بہت سے امراض پیدا ہوتے ہیں حقہ اعصاب کو نقصان پہنچاتا ہے، دمہ، رعشہ اور بیسیوں بیماریاں اسی سے پیدا ہوتی ہیں پس دوسری نصیحت میری یہ ہے کہ تمباکو پینے سے بچنا چاہیے کیونکہ یہ علاوہ بہت سی بداخلاقیوں کے صحت کی خرابی کا موجب ہے۔ احمدیہ چوک اور ہمارے بازاروں میں حقہ نہیں ہونا چاہیے ہمارے کارکنوں کو سختی کے ساتھ اس امر کی نگرانی کرنی چاہیے مجھے افسوس ہے کہ ہمارے بازاروں میں دکان پر حقہ پیا جاتا ہے حضرت صاحبؑ کے زمانہ کا ایک واقعہ ہے کہ ایک شخص کی نسبت آپؑ کو اطلاع دی گئی کہ وہ ہر وقت مہمان خانہ میں بیٹھا حقہ پیتا رہتا ہے آپؑ نے اسے فوراً نکال دیا کہاں یہ بات کہ حقہ پینے والے کو حضرت صاحبؑ مہمان خانہ سے نکال دیں اور کہاں یہ کہ اب ہمارے چوک اور بازاروں میں بھی حقہ پیا جاتا ہے اگر کارکنوں سے غفلت ہوئی تھی تو جماعت کے دوسرے دوستوں کا فرض تھا کہ وہ دکانداروں سے جن کی دکان پر حقہ پیا جاتا تھا سودا لینا بند کر دیتے"۔

(بحوالہ الازھار لذوات الخمار صفحہ ۱۸۲)

بعض لوگ اس بات کے مدعی ہیں کہ تمباکو نوشی کو الہام ہوتا ہے یہ دعویٰ ہی غلط ہے اگر اس دعویٰ کو درست بھی مانیں تو وہ الہام اعلیٰ درجے کے نہ ہوں گے کیونکہ ہمارے پیارے آقا حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تمباکو نوشی سے کم بدبو والی چیز یعنی لہسن کے بارے فرمایا کرتے تھے کہ لہسن کھا کر مسجد نہ آؤ اس کی بدبو سے فرشتے نہیں اترتے چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں کہ:۔

"اس کے بعد میں ایک اور نصیحت کرتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ حقہ بہت بری چیز ہے ہماری جماعت کے لوگوں کو یہ چھوڑ دینا چاہیے بعض لوگوں نے مجھے کہا کہ ہم نے ایسے ملہم دیکھے ہیں جو حقہ پیتے ہیں اور ان کو الہام ہوتا تھا اس کے متعلق مجھے ایک لطیفہ یاد آگیا ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام بیان فرمایا کرتے تھے۔ کہ کچھ بنیئے بیٹھے کہہ رہے تھے کہ اگر کوئی ایک پاؤ تل کھائے تو اسے پانچ روپے انعام دیا جائے گا پاس سے ایک زمیندار گزرا اس نے یہ بات سن کر پنجابی میں کہا کہ سٹیاں سمیت کہ ایویں یعنی ان شاخوں سمیت تل کھانے ہیں جن میں وہ پیدا ہوتے ہیں یا ان کے بغیر کیونکہ اس نے سمجھا ایک پاؤ تل کھانا کونسی بڑی بات ہے جس پر انعام مل سکتا ہے بنیئے کہنے لگے تم جاؤ ہم تمہاری بات نہیں کرتے۔ تو طبائع میں اختلاف ہوتا ہے ایک شخص کے پاس جو بڑی بات ہوتی ہے دوسرا اسے معمولی سمجھتا ہے اگر ہم یہ تسلیم بھی کر لیں کہ حقہ پینے والے کو خدائی الہام ہوتے ہیں تو کہنا پڑے گا کہ وہ الہام اعلیٰ درجہ کے نہ ہوں گے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہاں تک فرماتے ہیں کہ لہسن کھا کر مسجد نہ آؤ کیونکہ اس کی بدبو کی وجہ سے فرشتے نہیں آتے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کچا لہسن رکھا گیا تو آپؐ نے نہ کھایا صحابہؓ نے پوچھا یا رسول اللہ ہم بھی نہ کھائیں فرمایا تم سے خدا کلام نہیں کرتا تم کھا سکتے ہو ان حدیثوں کے ہوتے ہوئے کس طرح مان لیں کہ حقہ پینے والے کے پاس فرشتے آتے ہیں جبکہ جبکہ حقہ کی بدبو لہسن سے بھی زیادہ خراب ہوتی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حقہ سے کم بدبو والی چیز کے متعلق فرماتے ہیں کہ میں اسے استعمال نہیں کرتا کیونکہ میرے پاس فرشتے آتے ہیں پس جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس قدر احتیاط کرتے تھے تو جو شخص الہام کا مدعی ہے یا جسے خواہش ہے کہ اسے الہام ہو اسے بھی حقہ سے بچنا چاہیئے اور میں اس کی شکل دیکھنا چاہتا ہوں جو یہ کہے کہ مجھے الہام کی خواہش نہیں اگر کوئی ایسا شخص نہیں تو پھر کسی کو حقہ بھی نہیں پینا چاہیئے۔

پھر میں کہتا ہوں کہ ممکن ہے ایسے شخص کو الہام ہو بھی جائے مگر اعلیٰ درجہ کے الہام نہیں ہوں گے اور ہم کہیں گے اگر وہ حقہ نہ پیتا تو اس سے اعلیٰ الہام ہوتا جیسا کہ حقہ پینے کی عادت رکھتے ہوئے اسے ہوا اس کے پاس ادنیٰ فرشتے آجاتے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لکھا ہے بعض اوقات کنچنی کو بھی الہام ہو جاتا ہے وہاں فرشتے جاتے ہیں یا نہیں۔ اسی قسم کے فرشتے حقہ پینے والے کے پاس آجاتے ہوں گے۔ پس اگر کسی حقہ پینے والے کو الہام ہوتا ہے تو ہم کہتے ہیں یہ اس کے لیے خوشی کی بات نہیں لیکن اگر وہ حقہ پینا چھوڑ دیتا تو اس کے پاس اعلیٰ درجہ کے فرشتے آتے"۔

(منہاج الطالبین صفحہ ۱۳، ۱۴)

تمباکو نوشی بھی ایک نشہ ہے جس سے بہت سی برائیاں پیدا ہوتی ہیں اور صحت کے لیے بہت مضر ہے نشہ سے اعصاب کمزور ہو جاتے ہیں جس کے نتیجہ سے جھوٹ کی بھی عادت پڑتی ہے اور ایسا شخص اندھا دھند تقلید کرتا ہے اور اقدام کی قوت ماری جاتی ہے۔ چنانچہ حضرت المصلح الموعود فرماتے ہیں کہ "بچہ کو ہر قسم کے نشہ سے بچایا جائے نشوں سے بچہ کے اعصاب کمزور ہو جاتے ہیں اس وجہ سے جھوٹ کی بھی عادت پیدا ہو جاتی ہے اور نشہ پینے والا اندھا دھند تقلید کا عادی ہو جاتا ہے ایک شخص حضرت خلیفہ اوّل۔۔۔۔۔ کا رشتہ دار تھا وہ ایک دفعہ ایک لڑکے کو لے آیا اور کہتا تھا اسے بھی میں اپنے جیسا ہی بنا لوں گا وہ نشہ وغیرہ پیتا اور مذہب سے کوئی تعلق نہ رکھتا حضرت خلیفہ اوّل نے اسے کہا تم تو خراب ہو چکے ہو اسے کیوں خراب کرتے ہو مگر وہ باز نہ آیا ایک موقعہ پر آپ نے اس لڑکے کو اپنے پاس بلایا اور اسے سمجھایا کہ تمہاری عقل کیوں ماری گئی ہے اس کے ساتھ پھرتے ہو کوئی کام سیکھو آپ کے سمجھانے سے وہ لڑکا اسے چھوڑ کر چلا گیا مگر کچھ مدت کے بعد وہ ایک اور لڑکا لے آیا اور آکر حضرت خلیفہ اوّلؓ سے کہنے لگا اب اسے خراب کر دو تو جانوں اس کے نزدیک یہی خراب کرنا تھا کہ اس کے قبضہ سے نکال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دیا جائے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اوّل نے بہتیرا اس لڑکے کو سمجھایا اور کہا کہ مجھ سے روپیہ لے لو اور کوئی کام کرو مگر اس نے نہ مانا آخر آپ نے اس شخص سے پوچھا اسے تم نے کیا کیا ہے؟ وہ کہنے لگا میں اس کو نشہ پلاتا ہوں اور اس وجہ سے اس میں ہمت ہی نہیں رہی کہ میری تقلید کو چھوڑ سکے گویا نشہ سے اقدام کی قوت ماری جاتی ہے"

(منہاج الطالبین صفحہ ۵۹)

تمباکو نوشی بہت ہی بری عادت ہے اسلام نے اصولاً اس سے منع کر دیا ہے اس سے انسان نہایت ہی پست ہمت ہو جاتا ہے، اپنی آزادی کھو بیٹھتا ہے اور دوسروں کا غلام بن جاتا ہے چنانچہ حضرت المصلح الموعود فرماتے ہیں

"دوسری بات جو اخلاق کی درستی کے لیے ضروری ہے اور جس سے اسلام نے اصولاً منع کر دیا ہے وہ یہ ہے کہ کسی نقصان رساں چیز کی عادت نہ ڈالنا چاہیئے.....

حقہ نوشی یا سگریٹ نوشی یہ دونوں باتیں بھی ایسی ہی ہیں جن کی عادت سے بڑی بڑی بداخلاقیاں پیدا ہوتی ہیں ایک دفعہ ایک احمدی یہاں آئے انہیں ایسا واقعہ پیش آیا جس سے متاثر ہو کر کہنے لگے اب میں کبھی حقہ نہیں پیوں گا اس کی وجہ سے آج مجھے بہت ذلت اٹھانی پڑی ان ایام میں عام طور پر حقہ نہیں ملتا اب تو میں دیکھتا ہوں بازاروں بلکہ گلیوں سے بھی ہمارے گھر تک سے حقہ کی بُو آتی ہے ان کو حقہ کی عادت تھی وہ تلاش کرتے کرتے مرزا امام دین کے حلقے میں چلے گئے وہ ہمارے رشتہ دار تھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چچا زاد بھائی تھے مگر سلسلہ کے سخت مخالف۔ حقہ کی خاطر جب وہ احمدی وہاں جا بیٹھے تو مرزا امام دین نے حضرت صاحبؑ کو گالیاں دینی شروع کر دیں اور لگے ہنسی اور تمسخر کرنے۔ وہ حقے کی خاطر سب کچھ بیٹھے سنتے رہے وہ کہتے ہیں اسی وقت میں نے دل میں ارادہ کر لیا کہ اب حقہ نہیں پیوں گا اسی نے مجھے ذلیل کرایا ہے ان کے اندر کچھ ایمان تھا اس لیے وہ بچ گئے ورنہ کئی شخص یہاں آئے اصلاح کے واسطے مگر حقہ کے لیے اس مجلس میں گئے اور خراب ہو گئے۔

حقے اور تمباکو کی عادت انسان کو نہایت ہی پست ہمت اور دوسروں کا غلام بنا دیتی ہے۔ پٹھان کشمیریوں کو حقیر جانتے ہیں گو ہندوستان میں ان کی ایسی حالت نہیں جیسی کشمیر میں ہے وہاں سے جو لوگ محنت مزدوری کے لیے آتے ہیں عموماً ان کو حقیر لوگ سمجھتے ہیں میں نے دیکھا ایک پٹھان جس کی نسوار کی ڈبیہ کہیں گر گئی تھی وہ نسوار کے لیے بیقرار ہو کر ایک کشمیری سے جو اس کے پاس سے گزرا بڑی لجاجت سے کہنے لگا بھائی کشمیری جی تمہارے پاس نسوار ہے تو عادت انسان کو غلام بنا دیتی ہے اور اس کے حوصلہ کو پست کر دیتی ہے..

..... ایک ہندو کا قصہ بیان کرتے ہیں اسے حقہ نوشی کی عادت تھی وہ کہیں جا رہا تھا اسے حقہ کی خواہش ہوئی ایک چوڑھے کا حقہ رکھا تھا وہ لے کر پینے لگ گیا حالانکہ چوڑھے کا حقہ پینا تو درکنار۔ ہندو چوڑھے کو ساتھ بھی نہیں لگنے دیتے جب اس نے چوڑھے کو آتے دیکھا تو دل میں خیال کیا کہ یہ مجھے جتلائے گا۔ اس لیے اسے آواز دیکر کہنے لگا اس بات کا کسی سے ذکر نہ کرنا اور حقہ پی کر خاموشی سے اٹھ کر چلا گیا تو ہر قسم کی بدعادت سے بچتے رہنا چاہیئے تا انسان غلامی سے آزاد رہے"۔

(بحوالہ الازہار لذوات الخمار صفحہ ۱۸۰/۱۸۱)

کسی شخص نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ سے پوچھا کہ ہم بہت بداخلاق اور گنہگار ہو گئے۔ اس کے باوجود اللہ تعالیٰ ہماری قوم کو تباہ نہیں کرتا اور نہ ہی کوئی عذاب نازل ہوتا ہے تو حضور نے ۱۰ دسمبر ۱۹۷۹ء کو مسجد اقصیٰ ربوہ میں خطبہ جمعۃ المبارک میں اس کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ:۔

"مجھ سے کسی نے پوچھا تھا کہ خدا ہماری قوم پر عذاب کیوں نہیں نازل کرتا اتنے بداخلاق ہو گئے ہیں ہم۔ میں نے کہا تمہارے اندر ایک حصہ ایسا ہے کہ جو شراب نہیں پیتا سگریٹ نہیں پیتا، جو شہوت کی نظر کسی لڑکی پر نہیں ڈالتا۔

(الفضل ۱۱ اگست ۱۹۸۲ء)

گویا وہ لوگ جو تمباکو نوشی کرتے ہیں وہ شراب پینے والوں اور شہوت کی نظر سے دیکھنے والوں کے برابر ہیں اور یہ برائی ایسے برے اعمال میں داخل ہے جو اللہ تعالیٰ کا عذاب نازل کرنے کی وجہ بن سکتی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں کہ:۔

"ایک دوست پوچھتے ہیں کہ حقہ چھوڑنے کی ترکیب بتاؤ۔ حقہ کی نسبت افیون چھوڑنے میں زیادہ تکلیف ہوتی ہے ایک دوست تھے جنہوں نے بہت سال افیون کھائی جب وہ چھوڑنے لگے تو ڈاکٹروں نے کہا اگر چھوڑ دو گے تو مر جاؤ گے مگر انہوں نے چھوڑ دی اس پر انہیں چند دن تکلیف رہی مگر پھر انکی صحت اچھی ہو گئی۔ نشے چھوڑنے کے کچھ علاج تو آگے جاؤں گا لیکن اس وقت مضمون کو خراب کیے بغیر جو بتا سکتا ہوں وہ یہی ہے کہ چھوڑ دو"

(منہاج الطالبین صفحہ ۵۹)

نیز فرماتے ہیں کہ۔

"اس وقت تک بہت سے لوگوں نے میری نصیحت پر حقہ چھوڑ دیا اور ہر طبقہ کے لوگوں نے چھوڑا ہے چھوٹوں نے بھی اور بڑوں نے بھی، امراء نے بھی اور غرباء نے بھی۔ امید ہے کہ بقیہ لوگ بھی اس بات کو چھوڑ دیں گے"۔

(بحوالہ الازہار لذوات الخمار صفحہ ۱۸۲)

خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں اپنے محبوب آقا حضرت المصلح الموعود کی نصیحت پر عمل کرنے کی توفیق عطا کرے۔

اور تمباکو نوشی جو کہ بداخلاقیوں کا منبع ہے، جان کی دشمن اور ایک لغو فعل ہے اور گندگی کا گھر ہے اس سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے آمین ثم آمین۔

جماعت سنگاپور کی کچھ یادیں اور کچھ باتیں

مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری ایم اے سابق مبلغ مغربی افریقہ و سنگاپور

دنیا کے دوسرے ممالک کی طرح سنگاپور میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہماری ایک مخلص اور اسلام کی فدائی جماعت موجود ہے۔ جس کے اکثر احباب کی دین کی خاطر قربانیاں اور ان کا اخلاص ان کا جذبۂ ایثار اور عملی زندگی ایک مثالی حیثیت رکھتی ہے۔

برادرم محترم وارتم ابن مارتھا بھی سنگاپور کے ایسے ہی فدائی اور جاں نثار احمدی بزرگوں میں سے ایک ہیں۔ جلسہ سالانہ دسمبر ۱۹۸۲ء میں سنگاپور کی احمدیہ جماعت میں سے جلسہ میں شریک ہونے والے وفد کے آپ سربراہ اور قائد تھے آپ کو اب سے تقریباً نصف صدی قبل محترم مولانا غلام حسین صاحب ایاز شہید مرحوم کے ذریعہ حلقہ بگوشِ احمدیت ہونے کا شرف حاصل ہے اور آپ نے سنگاپور جماعت پر آمدہ بڑے مشکل اور بہت نازک اور صبر آزما ادوار بھی دیکھے ہوئے ہیں جن کے دوران آپ جماعت کے دوسرے احباب کی طرح ہمیشہ ثابت قدم رہے اور استقامت اور صبر کا اعلیٰ نمونہ دکھایا فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔

سیدنا حضرت مصلح موعود کی ایک زریں نصیحت

خاکسار ۱۹۳۷ء میں جب پہلی مرتبہ بطور واقفِ زندگی قادیان سے بیرونی ممالک کے لیے روانہ ہوا تو جو زریں نصائح اور پاکیزہ کلمات سیدنا حضرت مصلح موعود سے اس وقت حاصل کرنے کا شرف حاصل ہوا ان میں ایک بات یہ بھی تھی کہ کہ ایک مبلغِ اسلام کی کامیابی کے لیے یہ ضروری ہے کہ جہاں بھی وہ رہے سب احمدی اور غیر از جماعت بلکہ غیر مسلموں سے بھی وہ ایسے پیار و محبت، رواداری اور مروّت و ہمدردی اور اخوت کا سلوک روا رکھے کہ ہر فرد اسے اپنا ہمدرد ساتھی اور مخلص دوست سمجھنے لگ جائے۔

چنانچہ یہ انہیں زریں ہدایات پر عمل کرنے کا اثر ہے کہ میری کسی خوبی کی وجہ سے نہیں بلکہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے آج بھی کئی ممالک بیرون سے جلسہ سالانہ پر ربوہ آنے والے قدیم احمدی احباب اس حقیر خادم سلسلہ سے اپنے پرانے متعلق محبت و اخوت کی وجہ سے اس کو بڑے پیار و شوق سے ملتے اور اپنے حالات و مسائل اور اپنے ممالک میں احمدیت کی بڑھتی ہوئی ترقی کے خوش کن اور ایمان افروز واقعات سنا کر جاتے ہیں۔

ایک حلقہ کا جماعتی مرکز

سنگاپور میں اپنے قیام کے دوران خاکسار ہفتہ میں دو تین بار ضرور برادرم وارتم ابن مارتھا کے مکان پر جایا کرتا تھا کیونکہ وہ سنگاپور کے اس حلقہ کا مرکز تھا جہاں باجماعت نماز اور درس وغیرہ کا انتظام ہوا کرتا اور یوں ان سے اور ان کے اہل و عیال سے میرا تعلق بڑھتا گیا۔ اگر کبھی دیگر مشغولیتوں کی وجہ سے ان کے ہاں میرے جانے میں تاخیر ہو جاتی تو وہ خود یا ان کے صاحبزادے محمد بن وارتم آ کر مجھے لے جایا کرتے اور ہر اجتماع کے موقع پر اپنے بعض غیر از جماعت دوستوں کو بھی تبلیغ کے لیے مدعو کر لیتے اگرچہ اس وقت وہ سنگاپور گورنمنٹ ہسپتال میں ایک معمولی کارکن تھے تاہم ہمیشہ فراخدلی سے سب کی مہمان نوازی کرنا انہوں نے اپنے لیے واجب سمجھ رکھا تھا۔

مبلغین کی تکلیف اور خدمت کا احساس

ایک مرتبہ میں عصر کے وقت ان کے ہاں پہنچا تو نماز مغرب سے پہلے انہوں نے چائے اور ساتھ ہی تلی ہوئی مونگ پھلی وغیرہ پیش کی جس کے کھانے کے دوران ایک داڑھ جو پہلے ہی سیمنٹ سے بھری ہوئی تھی ایک طرف سے نصف کے قریب ٹوٹ گئی ہسپتال قریب ہی تھا وہ مجھے وہاں لے گئے ڈاکٹر نے داڑھ نکال دینے پر اصرار کیا مگر میں راضی نہ ہوا کیونکہ درد کے باوجود جڑھ مضبوط تھی ڈاکٹر نے فیصلہ دے دیا کہ اب اس کا علاج اخراج کے سوا کوئی نہیں۔ میری اس نئی تکلیف اور پریشانی کی وجہ سے جو برادرم وارتم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صاحب کے گھر میں شروع ہوئی انہوں نے کئی پرائیویٹ ڈاکٹروں کو دکھایا مگر سب اخراجِ دنداں ہی علاج بتاتے ہے آخر تین چار روز کے بعد وہ مجھے ایک پرائیویٹ ہسپتال میں اپنے ایک نہایت ماہر چینی ڈاکٹر دوست کے پاس لے جا کر اُسے مذاقاً کہنے لگے ان کا دانت مجھ سے ٹوٹ گیا ہے آپ اسے پھر جوڑ دیں تو جانیں، ورنہ کیا فائدہ آپ کی ڈاکٹری اور دوستی کا۔ اس نے دانت دیکھ کر دوسرے روز آنے کو کہا۔ چنانچہ میں دوسرے روز گیا اور اس نے تقریباً ایک گھنٹہ لگا کر اپنی سیمنٹ وغیرہ سے دانت یوں ٹھیک کر دیا کہ جیسے ٹوٹا ہی نہ تھا حالانکہ آدھی داڑھ ٹوٹ چکی تھی اور یوں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اور برادرم وارتم صاحب کی تگ و دو سے میری یہ مشکل اللہ تعالیٰ نے ایسی حل فرمائی کہ آج ۱۱ سال بعد بھی وہ داڑھ صحیح سالم ہے الحمد للہ۔

حضور ایدہ اللہ سے معانقہ اور ملاقات کا اثر

اس معمولی اور ذاتی واقعہ سے قارئینِ کرام اندازہ کر سکیں گے کہ سنگاپور کے مخلص احمدی بھائی اپنے پاکستانی مبلغ بھائیوں سے کس قدر دلی لگاؤ رکھتے اور محبت و ہمدردی کا سلوک کرتے رہے ہیں برادرم وارتم بن مارتھا صاحب کے گزشتہ جلسہ سالانہ پر تشریف لانے کا مجھے علم نہیں تھا اس لیے میں جلسہ کے دوران ان سے مل نہ سکا۔ انہوں نے ایک دوست کے ذریعہ پیغام بھیجا کہ آ کر مجھے مل جائیں چنانچہ ۲۹ دسمبر کو خاکسار ان سے ملنے گیا۔ فضل عمر گیسٹ ہاؤس میں بڑے ہی پیار اور تپاک و شوق سے ملے اور معانقہ کرتے ہی میں نے دیکھا کہ ان کی آنکھوں میں آنسوؤں کی چمک ہٹ کے باوجود چہرہ خوشی سے تمتما رہا ہے چنانچہ بڑے پُر مسرت لہجہ میں سب سے پہلی بات انہوں نے مجھے یہ سنائی کہ "میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے دو مرتبہ ملاقات سے مشرف ہو چکا ہوں اور میں نے حضور کے ساتھ معانقہ کے وقت اپنے جسم و جان میں ایک ناقابلِ بیان پُر لطف روحانی کیفیت محسوس کی جس کے نتیجہ میں مجھے یوں لگتا ہے کہ جیسے میں وہ پہلا وارتم نہیں رہا بلکہ میری روح و جسم میں ایک نیا ولولہ نیا یقین و بصیرت اور نیا جذبۂ ایمان پیدا ہو چکا ہے۔ میرا دل بے حد چاہتا ہے کہ الوداع سے پہلے حضور کو اپنے ساتھ فوٹو کھنچوانے کی درخواست کروں مگر حجاب مانع رہا اور یہ حسرت دل کی دل میں ہی رہ گئی"۔ میں نے کہا کہ آپ حضور سے عرض کر دیتے تو یہ خواہش ضرور پوری ہو جاتی۔ اب بھی ممکن ہے کہ حضور موقعہ عطا فرما دیں صرف عرض کرنے کی بات ہے۔ کہنے لگے۔ "اب تو ہماری الوداعی ملاقات بھی ہو چکی ہے"۔

مرکز کی زیارت قبولیتِ دعا سے نصیب ہوئی۔

اس کے بعد اپنے ذاتی اور جماعت کے حالات سناتے اور بعض پرانی یادوں کو میرے ذہن میں تازہ کرتے رہے۔ پھر کہنے لگے "میرے کمزور مالی حالات تو آپ بھی جانتے ہیں اب اللہ تعالیٰ کا فضل ہے بچوں نے ساری ذمہ داریاں سنبھال رکھی ہیں اور یہ ہمارے آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کی دعاؤں کا نتیجہ ہے کہ آج میں مرکزِ سلسلہ اور اپنے پیارے امام کی زیارت سے مشرف ہوا ہوں یہ میری خوش قسمتی ہے کیونکہ آپ کو علم ہے کہ میں تو اپنی کمزور صحت کی بناء پر ۱۹۶۵ء میں حج کے لیے مکہ شریف بھی نہیں جا سکا تھا۔ اب میری صحت بھی الحمد للہ پہلے سے اچھی ہے۔ آپ ہی سنگاپور سے حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کو میرے لیے اس دعا کی درخواست کیا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ مجھے صحت و عافیت سے حج بیت اللہ شریف اور زیارتِ مرکز کی توفیق عطا فرمائے سو شکر ہے کہ اُن دعاؤں کا ایک حصہ قبول ہو کر آج پورا بھی ہو گیا ہے الحمد للہ اور دوسرا حصہ یعنی حج بیت اللہ کی بھی انشاء اللہ مجھے توفیق مل جائے گی۔

اس اجمال کی تفصیل عرض کرنے سے پہلے حج بیت اللہ شریف کے سلسلہ میں ہماری بعض حالیہ قانونی مجبوریوں کے پیشِ نظر ذیل میں۔ قبولیتِ حج کے بارے میں ایک روح پرور واقعہ عرض کرتا ہوں جس کا ذکر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے ایک حالیہ خطبہ میں بھی فرمایا ہے۔

مصر کے مخلص موچی کا حج کیسے قبول ہوا

"لکھا ہے کہ ایک مرتبہ ایک شیخ حج کو گئے انہوں نے رات کو خواب میں دیکھا کہ فرشتے مکہ معظمہ کے دروازے پر بیٹھے ایک دوسرے سے پوچھ رہے ہیں کہ اس سال کس کس کا حج قبول ہوا ہے۔ ایک فرشتے نے کہا کہ اس سال کسی کا حج قبول نہیں ہوا۔ صرف مصر میں وہاں کا ایک موچی ہے جو حج کے لیے مکہ معظمہ آیا بھی نہیں لیکن اس کا حج اس مرتبہ مقبول و مبرور ہوا ہے۔ جب وہ بزرگ بیدار ہوئے تو انہوں نے مصمم ارادہ کر لیا کہ حج سے فارغ ہو کر ضرور مصر جاؤں گا اور اس موچی کو ڈھونڈ کر اس سے ملاقات کروں گا۔ چنانچہ حج سے فارغ ہو کر وہ مصر گئے اور بہت کوشش کے بعد اس موچی کو وہاں ڈھونڈ نکالا اور اُسے کہا کہ میں تمہیں خوشخبری دیتا ہوں کہ اگرچہ تم حج کو نہیں گئے لیکن تمہارا حج اللہ تعالیٰ نے قبول فرما لیا ہے اور میں نے اس طرح سے خواب دیکھا ہے۔ اب تم بھی میرے ساتھ نیکی کرو اور مجھے بتا دو کہ یہ کیا ماجرا ہے اور تم نے ایسا کون سا نیک کام کیا ہے جس سے تجھے حج مبرور کا ثواب ملا اور تیرا حج قبول ہو گیا"۔

مُردار گدھے کا گوشت پک رہا تھا

اس نے جواباً بتایا حقیقتِ حال یہ ہے کہ میں ایک غریب موچی ہوں ایک عرصہ سے حج کی نیت سے تھوڑی تھوڑی رقم جمع کرتا رہا۔ یہاں تک کہ اس سال تک نہ صرف حج کے اخراجات کے لیے پوری رقم جمع ہو گئی بلکہ بیوی بچوں کے گھر کے اخراجات کے لیے بھی رقم مل گئی چنانچہ میں نے بیوی بچوں کو خرچ دیکر رختِ سفر باندھ لیا۔ روانگی سے پہلے مجھے اتنی بھوک لگی کہ میں نے بیوی سے کہا کہ کھانا تیار کر دو۔ اس نے کہا کہ روٹی تو تیار ہے سالن نہیں ہے۔ میں نے کہا اس وقت ہمسایوں کے گھر سے گوشت بھوننے کی خوشبو آ رہی ہے۔ سرِ دست خود پکانے کی بجائے ہمسایوں سے تھوڑا سا سالن مانگ کر لے آؤ تاکہ میں کھانا کھا کر بروقت روانہ ہو سکوں چنانچہ میری بیوی ہمسایوں کے گھر اس مقصد کے لیے گئی اور ان سے تھوڑا سا گوشت طلب کیا تو ہمسایوں نے کہا یہ تو درست ہے کہ ہمارے ہاں آج گوشت پکا ہے لیکن چونکہ تین روز سے ہم نے اور بچوں نے کھانا نہیں کھایا اور غربت کی مجبوری کی وجہ سے فاقہ کر رہے ہیں اس لیے یہ گوشت ہمارے لیے تو حلال ہے مگر تمہارے لیے حرام ہے کیونکہ وہ کسی مردہ گدھے کا گوشت ہے جو صرف مجبوری اور اضطراری حالت میں کھانا جائز ہوتا ہے جیسے کہ اس وقت ہماری حالت ہے۔ جب میری بیوی نے ہمسایوں کے گھر سے واپس آ کر یہ ماجرا مجھ سے بیان کیا تو میں نے سوچا کہ اس وقت ان ہمسایوں کی امداد کرنا حج بیت اللہ سے زیادہ اہم ہے چنانچہ میں نے اُسی وقت حج کا سفر ملتوی کر کے حج کے لیے جمع شدہ تمام روپیہ اپنے ہمسایوں کو پیش کر دیا اور سوچا کہ جب پھر اتنی رقم جمع ہو جائے گی تو حج کے لیے چلا جاؤں گا"

(اشاراتِ فریدی صفحہ ۸۶۰)

سنگاپور میں مسجد کی تعمیر کے لیے مالی تحریک

اب مندرجہ بالا عجیب و غریب اور ایمان پرور واقعہ سے کسی قدر ملتا جلتا ۱۹۶۵ء میں پیش آمدہ واقعہ پڑھیے جو سنگاپور میں وقوع پذیر ہوا اور جس سے ہمارے بھائی محترم وارتم بن مارتھا کے خلوص و ایثار اور دین کی خاطر قربانی کی روح کا اندازہ ہوتا ہے۔

سنگاپور میں حضرت مولانا غلام حسین صاحب ایاز مرحوم کے ذریعہ پہلی تعمیر کردہ مسجد پندرہ بیس سال تک خوب کام دیتی رہی لیکن بعد ازاں وہ جماعتی ترقی کی وجہ سے ناکافی ہو گئی اور اس کی عمارت بھی اس قدر بوسیدہ ہو گئی کہ اس کے کچھ حصہ کو گرا کر نئی مسجد بنانا ناگزیر ہو گیا تاہم مالی تنگی کی وجہ سے عرصہ تک ایسا نہ کیا جا سکا۔ ۱۹۶۲ء میں جب خاکسار نے سنگاپور احمدیہ مشن کا چارج لیا تو بھی یہی کیفیت رہی۔ آخر ۱۹۶۴ء میں خاکسار نے مسجد کی تعمیرِ نو کے لیے چندہ کی تحریک شروع کی اور اڑھائی تین سو ڈالر کی رقم جمع بھی ہو گئی لیکن عمارت کی حسبِ ضرورت تکمیل کے لیے تین چار ہزار ڈالر کی رقم درکار تھی۔ خاکسار نے اس کے لیے مرکز سے امداد کی درخواست کی لیکن اس وقت کے مالی حالات کے مطابق مرکز سے ہمیں صرف سات سو ڈالر بطور گرانٹ برائے مسجد مل سکے اور اس طرح ہمارے پاس ایک ہزار ڈالر سے زائد مسجد فنڈ میں جمع ہو گیا لیکن ظاہر ہے کہ اتنی رقم سے مسجد گرا کر کام شروع کر دینا جماعت کے لیے مشکلات پیدا کر سکتا تھا۔ اس لیے معقول رقم جمع ہونے تک یہ کام ملتوی کر دیا گیا۔

حج کیلئے جمع شدہ ساری رقم مسجد کیلئے پیش کر دی

اس طرح تقریباً ایک سال اور گزر گیا مگر سوائے ڈیڑھ دو صد ڈالر کے کوئی مزید رقم نہ مل سکی اس پر خاکسار نے سیدنا حضرت مصلح موعود نور اللہ مرقدہٗ کی خدمت میں متواتر دعا کے لیے لکھنا شروع کیا۔ لوکل جماعت بھی باقاعدہ دعا کرتی رہی اور وقتاً فوقتاً خصوصاً عید کے موقعوں پر جماعت کو فنڈ میں حصہ لینے کی پُر زور تحریک بھی کی جاتی رہی کیونکہ ایسے موقعوں پر مسجد کی تنگی کا احساس بھی انہیں زیادہ ہوتا تھا۔ یہ عاجز خود بھی دعا کرتا رہا۔ چنانچہ مسجد کی تعمیرِ نو میں یہ مالی روک اللہ تعالیٰ نے اس طرح دور فرمائی ایک جمعہ کے روز میری طرف سے عام تحریک ہونے پر برادرم وارتم بن مارتھا صاحب نے دل ہی دل میں تہیہ کر لیا کہ جو رقم میں نے اسی سال حج بیت اللہ کے لیے جمع کر رکھی ہے وہ جماعت کی اشد ضرورت یعنی خدا کے گھر کی تعمیر کے لیے پیش کر دی جائے کیونکہ شاید اس وقت یہ مستحسن اقدام حج کی نسبت اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں زیادہ قبولیت اور زیادہ ثواب و برکت کا موجب ہو گا۔ چنانچہ برادرم وارتم صاحب نے ایک روز اچانک اپنے گھر پر خاکسار کی دعوت کی اور اس موقعہ پر میری امید کے خلاف انہوں نے اپنے بیوی بچوں کی موجودگی میں تعمیرِ مسجد کے لیے چپکے سے مبلغ ڈیڑھ ہزار ڈالر کی تھیلی میرے ہاتھ میں تھما دی جس سے کہ وہ اسی سال حج کے فریضہ کی ادائیگی کے لیے سفر اختیار کرنا چاہتے تھے اور مجھے کہنے لگے کہ آپ حضرت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں دعا کے لیے تحریر کریں کہ اللہ تعالیٰ میرا یہ ایثار اور ادنیٰ قربانی قبول فرمائے اور ایسی بہتر اس کی جزا عطا فرمائے کہ میں مستقبل قریب میں نہ صرف حج بیت اللہ کر سکوں بلکہ سلسلہ کے مرکز اور حضور کی زیارت کا بھی شرف پاؤں۔ چنانچہ اس کے مطابق حضور کی خدمت میں دعا کے لیے لکھا گیا اور لوکل جماعت اور خاکسار بھی ان کے لیے دعائیں کرتا رہا۔

دوسرے احباب نے بھی ان کی تقلید کی

چنانچہ اس کے بعد ان کی اس قربانی کو دیکھ کر بہت سے مخیر احباب نے بھی تعمیرِ مسجد کے لیے بڑی بڑی رقمیں پیش کیں اور خدا کے فضل سے تین چار ہزار ڈالر میں ۱۹۶۵ء میں وہاں نئی خوبصورت مسجد تیار ہو گئی جس کے لیے جماعت سنگاپور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نے لاتعداد وقارِ عمل بھی منائے اور بڑے خلوص و محنت سے کام کیا۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے۔ آمین۔

برادرم وارثم صاحب نے گزشتہ جلسہ سالانہ پر مندرجہ بالا واقعات کا ذکر کر کے بڑے تشکر اور خوشی کے جذبات بھرے الفاظ میں مجھے یاد دلایا کہ مجھے خوشی ہے کہ مسجد کے لیے وہ رقم پیش کرتے وقت جو دو دعائیں خاص طور پر کرنے کے لیے میں نے حضور کو لکھوایا تھا یعنی حج کی توفیق اور مرکز اور خلیفۂ وقت کی زیارت ان میں سے ایک کی قبولیت کا عملی ثبوت میں خود ہوں جو مرکز میں پہنچ کر اس وقت آپ کے سامنے ہوں اور دوسری دعا بھی مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قبول فرمالی تھی۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ میں عنقریب حج کے لیے جانے کی تیاری میں مصروف ہوں۔ اور یوں اللہ تعالیٰ نے ہمارے اس بھائی کی قربانی کا ثمرہ اُسے اس دنیا میں بھی عطا فرما دیا۔ اور آخرت میں بھی اس سے بڑھ چڑھ کر عطا فرمائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

انکی طرف سے پانچ سو پانچ روپے کا تحفہ

جلسہ سالانہ سے واپسی پر سنگاپور پہنچ کر انہوں نے فروری کے آخر میں مجھے خط لکھا جس میں اپنے بخیریت پہنچنے اور سب کی خیر و عافیت کی اطلاع دینے کے علاوہ شائد یہ خیال کر کے کہ مجھے کوئی تنگی ہے یا یونہی برادرانہ نذرانہ کے طور پر مجھے اپنے اور اپنے بیٹے محمد بن وارثم کی طرف سے پانچ سو پانچ روپے کی رقم کا چیک ارسال فرمایا جو میں نے اپنی ذات پر استعمال کرنے کی بجائے صرف پانچ روپے پاس رکھ کر باقی پانچ سو روپے تحریک جدید کے مساجد فنڈ میں دے دیئے ہیں۔ گزشتہ سال بھی ایک مخلص احمدی دوست برادرم محمد علی صاحب نے جلسہ کے بعد ربوہ سے سنگاپور پہنچ کر مجھے از خود پونے پانچ سو روپے کے چیک کا تحفہ بھیجا تھا۔ وہ بھی اس عاجز نے صد سالہ جوبلی فنڈ میں دے دیئے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے اور ان کے ایمان و اخلاص اور اموال میں برکت دے اور میرے حال پر بھی اپنا خاص فضل و رحم فرمائے اور احمدی بھائیوں کے لیے دعائیں کرنے اور خدماتِ دینیہ کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

ذیلی تنظیموں کیلئے لمحۂ فکریہ

پاکستانی جماعتوں میں ابھی تحریک جدید کے لئے بڑی گنجائش ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید کے مالی جہاد کے سلسلہ میں فرمایا:۔

"میں امید رکھتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ جو اس وقت کا بگڑا ہوا توازن ہے وہ درست اور برقرار ہو جائے گا اور بیرونی دنیا کی تحریک جدید کی قربانی بھی پاکستان کی قربانی کے مطابق ہو جائے گی۔ لیکن خود پاکستان میں بھی ابھی بڑی گنجائش موجود ہے اس لئے جب ہم ان کو تیز کریں گے تو اپنے آپ کو نہیں بھلا سکتے یعنی پاکستان میں بسنے والے احمدی بحیثیت پاکستانی احمدیوں کے اپنے آپ کو نہیں بھلا سکتے۔ میرا جائزہ یہ ہے کہ یہاں بھی دفتر سوم میں بڑی بھاری گنجائش موجود ہے یہ کام میں لجنہ اماء اللہ کے سپرد کرتا ہوں کیونکہ اس سے پہلے دو دفتروں میں سے ایک دفتر یعنی دفتر اوّل خدام الاحمدیہ کی خصوصی تحویل میں دے دیا گیا۔ ان معنوں میں کہ وہ چندوں کی طرف خصوصی توجہ کریں۔ دفتر دوم انصار اللہ کے سپرد کیا گیا کہ وہ اس طرف توجہ کریں۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے انصار اللہ نے اس میں بڑی محنت سے کام کیا ہے۔ تیسرا دفتر۔ دفتر سوم کسی ذیلی تنظیم کے سپرد نہیں کیا گیا۔ ہو سکتا ہے یہ بھی اس میں غفلت اور کمزوری کی وجہ ہو۔ امید ہے کہ لجنہ اماء اللہ انشاء اللہ تعالیٰ بڑی تیزی کے ساتھ اس طرف توجہ کرے گی اور لجنہ کا تجربہ ہے کہ جب وہ کسی کام کی طرف توجہ کرتی ہیں تو ان کی پوری کوشش ہوتی ہے کہ مردوں کو شرمندہ کریں۔ اور ان کو پیچھے چھوڑ جائیں اور بسا اوقات وہ اس میں کامیاب بھی ہو جاتی ہیں اس لئے مرد بھی کمر ہمت کس لیں جب وہ دوڑیں گی تو آپ کو بھی دوڑنا پڑے گا۔ آپ قوام ہیں آپ کو اپنا وقار اور اپنا مقام قائم رکھنے کے لئے قربانیوں میں لازماً آگے بڑھنا ہوگا اس طرح خدا تعالیٰ کے فضل سے فاستبقوا الخیرات کا ایک بہت ہی حسین منظر سامنے آجائے گا۔ یعنی جماعت کے تمام حصے ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کے لئے دوڑ رہے ہوں گے۔"

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

معاونین خصوصی تحریک جدید بیرونِ پاکستان

بیرون پاکستان سے تازہ اطلاعات کے مطابق مندرجہ ذیل مزید دس افراد جماعت تحریک جدید کے جہاد میں نمایاں وعدے کر کے معاونین خصوصی کی صف میں شامل ہوئے ہیں احباب کرام دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کے اموال و نفوس میں برکت ڈالے اور بیش از بیش قربانیوں کی توفیق دیتا چلا جائے

صفِ اوّل

ذوالفقار یعقوب صاحب امریکہ ۳۰۵ ڈالر، ملک ریاض احمد صاحب شرق اوسط ۱۹۵ پونڈ

صفِ دوم

ڈاکٹر بشارت میر مرزا صاحب امریکہ ۳۰۵ ڈالر مع اہل و عیال، امۃ الحی رمضان صاحبہ ماریشس ۱۰۰۰ روپیہ، فرید منر بڈی صاحب ماریشس ۱۰۰۰ روپیہ۔ فرحت رفیق صاحبہ جاپان ۲۰۰۰ ین۔ امۃ المومن صاحبہ جاپان ۲۰۰۰ ین۔ فرحانہ ملک صاحبہ جاپان ۲۰۰۰ ین، حمید اللہ صاحب شرق اوسط ۸ پونڈ، محمود اقبال صاحب جاپان ۲۴۰۰۰ ین۔

(وکیل المال (ثانی) تحریک جدید۔ ربوہ)

ماہنامہ "انصار اللہ" اپنے نام جاری کروائیں

اگر ابھی تک آپ کے نام ماہنامہ "انصار اللہ" جاری نہیں اور آپ اس کا مطالعہ کرنا چاہتے ہیں مگر خریدنے کی استطاعت نہیں رکھتے تو فکر نہ کیجئے۔ آپ ہمیں اپنا پتہ لکھ کر بھجوا دیں۔ ہم آپ کو ایک سال کے لئے بارہ پرچے مفت ارسال کریں گے۔ آئندہ سال اللہ تعالیٰ آپ کے حالات بہتر کر دے گا تو آپ اپنے چندہ کی خود تجدید فرما سکیں گے۔

(مینیجر ماہنامہ "انصار اللہ" ربوہ)

رپورٹ جلد بھجوائیں

مجلس انصار اللہ نے نئے دیہات میں اصلاح و ارشاد کا کام شروع فرما دیا ہے۔ اس کی رپورٹ جلد از جلد ہمیں بھجوائیں۔ (قیادت اصلاح و ارشاد مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

۲

ارکانِ اسلام

عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی الاسلام علی خمس شہادۃ ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ واقام الصلوٰۃ وایتاء الزکوٰۃ وحج البیت وصوم رمضان۔

(بخاری)

ترجمہ:۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اسلام کی بنیاد پانچ باتوں پر رکھی گئی ہے۔ ۱۔ اس بات کی دل اور زبان سے گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی ہستی قابل پرستش نہیں اور یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے رسول ہیں ۲۔ نماز قائم کرنا۔ ۳۔ زکوٰۃ ادا کرنا۔ ۴۔ بیت اللہ کا حج بجالانا۔ (۵) رمضان کے روزے رکھنا۔

دوسری عملی عبادت اسلام میں زکوٰۃ ہے جس کے معنی کسی چیز کو پاک کرنے اور بڑھانے کے ہیں۔ زکوٰۃ کی بڑی غرض یہ ہے کہ ایک طرف امیروں کے مال میں سے غریبوں کا حق نکال کر اسے پاک کیا جائے اور دوسری طرف غریبوں اور بے سہارا لوگوں کی امداد کا سامان مہیا کر کے قوم کے مقام کو بلند کیا جائے اور اُس کے افراد کو اوپر اٹھایا جائے۔ زکوٰۃ کا ٹیکس مال کا ضروری اور اقل حصہ چھوڑ کر زائد مال پر جسے شرعی اصطلاح میں نصاب کہتے ہیں لگایا جاتا ہے۔ پھر زکوٰۃ کی سب آمدنی فقراء اور مساکین کے علاوہ مقروضوں اور مسافروں اور غلاموں اور مؤلفۃ القلوب لوگوں اور دینی مہموں میں حصہ لینے والوں اور زکوٰۃ کا انتظام کرنے والے عملہ پر خرچ کی جاتی ہے۔ اس طرح زکوٰۃ قومی دولت کو سمونے کا بھی ایک بڑا ذریعہ ہے۔

(سیکرٹری تربیت اطفال الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

اعلانِ دارالقضاء

مکرم رفیق احمد شاد ولد چوہدری انور احمد صاحب مرحوم سکنہ ۲۶/۲ محلہ دارالصدر شمالی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد چوہدری انور احمد صاحب وفات پا گئے ہیں قطعہ ۲۶/۲ واقع محلہ دارالصدر شمالی ربوہ میں سے رقبہ ۱۰ مرلہ مرحوم کے نام الاٹ ہے۔ میرے علاوہ مرحوم کے مندرجہ ذیل ورثاء ہیں۔

۱۔ مظفر احمد حیات ۲۔ اعجاز احمد ۳۔ اظہر احمد۔ ۴۔ مظہر احمد۔ ۵۔ افتخار احمد۔ ۶۔ امۃ الصبور۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دیجائے۔

(ناظم دارالقضاء۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم دربارہ زکوٰۃ

عن عائشۃ قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما خالطت الزکوٰۃ مالاً قط الا اھلکتہ

یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس مال پر زکوٰۃ واجب ہو مگر ادا نہ کی جائے بلکہ زکوٰۃ کا حصہ اسمیں رہنے دیا جائے تو وہ دوسرے مال کو بھی تباہ و برباد کر دے گا۔

حضور علیہ السلام کا یہ ارشاد کسی تشریح کا محتاج نہیں ہے۔ الحمد للہ کہ جماعت کے اکثر احباب وخواتین جو صاحب نصاب ہیں اور جن کو ادائیگی زکوٰۃ کا احساس ہے بڑی باقاعدگی اور التزام کیساتھ اپنی واجب الادا زکوٰۃ ادا کرتے ہیں۔ مگر ابھی تک ایسے احباب بھی ہیں جو مسائل کی لاعلمی کے باعث تساہل برت رہے ہیں۔ صاحب احباب و خواتین کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنی واجب الادا زکوٰۃ جلد ادا کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔ (ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

اعانت الفضل

● خاکسار کی بیٹی غانیہ نے کیمبرج سکول گوجرانوالہ چھاؤنی میں پہلی کلاس میں اوّل پوزیشن حاصل کی ہے۔ اس خوشی میں اعانت الفضل کی مد میں ۵۰ روپے ارسال ہیں۔ احباب جماعت سے بچی کی آئندہ نمایاں کامیابیوں اور اللہ تعالیٰ کا فضل شامل حال رہنے کے لئے دعا کی درخواست ہے

(ایم افضل طفیل کاہلوں۔ گوجرانوالہ)

● محترمہ طیبہ اکرم صاحبہ ۸۳۔ اے (انیکسی) ماڈل ٹاؤن لاہور نے توسیع اشاعت الفضل کے سلسلہ میں اپنے والد محترم ڈاکٹر محمد رفیع احمد خان صاحب۔ والدہ محترمہ سکینہ بیگم صاحبہ اور خسر سیٹھ محمد اعظم صاحب مرحوم کی طرف سے مبلغ ۷۵۰/- روپے بھجوائے ہیں۔

محترمہ جمیلہ شمس صاحبہ بنت مولوی محمد عبداللہ صاحب اعجاز مرحوم نے ایک سال کے لئے الفضل محمد اسماعیل صاحب دکاندار فیکٹری ایریا ربوہ کے نام جاری کرایا ہے اور اپنی بیمار والدہ کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست کی ہے

اسی طرح مندرجہ ذیل احباب کی طرف سے بھی رقوم وصول ہوئی ہیں۔

۱۔ مکرم سید محمود احمد صاحب ڈائریکٹر الفرقان موٹرز لمیٹڈ کراچی۔ ۲۲۰۰/-

۲۔ مکرمہ امۃ الحفیظ صاحبہ بیگم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب لنڈن۔ ۵۰۰/-

۳۔ " امۃ الرشید شوکت صاحبہ صدر لجنہ اماء دارالصدر جنوبی ربوہ } ۱۳۰/-

۴۔ مکرم خالد جاوید خان صاحب حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ } ۱۲۵/-

۵۔ " فیض احمد صاحب چک ۲۲ ضلع سیالکوٹ ۱۲۵/-

۶۔ محترمہ ثمینہ داؤد صاحبہ ربوہ۔ ۱۱۵/-

۷۔ مکرم محمد اسماعیل صاحب بقاپوری کراچی۔ ۱۰۰/-

۸۔ " شیخ سجاد حیدر صاحب " ۱۰۰/-

۹۔ " حکیم عبدالصمد صاحب صدر دواخانہ ربوہ۔ ۱۰۰/-

۱۰۔ " شیخ کریم اللہ صاحب " ۵۰/-

۱۱۔ محترمہ نصیرہ انور شریف صاحب کراچی ۵۰/-

۱۲۔ مکرم محمد عظیم صاحب سیمنٹ سٹاکسٹ ربوہ ۵۰/-

۱۳۔ " میجر محمد افضل عقیل صاحب گوجرانوالہ کینٹ۔ ۵۰/-

۱۴۔ محترمہ نفیسہ بشیر صاحبہ ربوہ ۲۵/-

۱۵۔ " طیبہ لطیفہ صاحبہ منجانب مکرم شریف احمد صاحب سنوری لطیف آباد حیدرآباد (سندھ) } ۲۱/-

۱۶۔ " بیگم صاحبہ سید جواد علی صاحب سابق مبلغ امریکہ۔ ربوہ } ۱۰/-

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان سب کے اموال اور نفوس میں برکت دے۔ ان کی نیک خواہشات کو پورا فرمائے اور بیش از بیش خدمت دینیہ بجالانے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

اعلان نکاح

● ۲۲ اپریل ۱۹۸۳ء کو مکرم مجیب الرحمان صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی نے عزیزہ امۃ الودود سلمہا اللہ بنت مکرم چوہدری لئے محمد صاحب کے نکاح ہمراہ عزیز مکرم رانا بشیر احمد صاحب ابن مکرم چوہدری فیروز خان صاحب آف سیالکوٹ کا اعلان بعوض مبلغ دس ہزار روپے مہر فرمایا۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہر دو خاندانوں کے لئے مبارک کرے۔ آمین (عبدالغفار ڈار۔ راولپنڈی)

● ۸ اپریل ۱۹۸۳ء کو مکرم چوہدری امان اللہ صاحب امیر جماعت احمدیہ اوکاڑہ نے مکرم طاہر احمد صاحب ولد مکرم ڈاکٹر نصیر احمد صاحب مرحوم قبولہ ضلع ساہیوال کے نکاح ہمراہ مکرمہ رابعہ شمیم صاحبہ بنت مکرم چوہدری محمد صادق صاحب مصطفیٰ پارک اوکاڑہ بعوض مبلغ پانچ ہزار روپیہ مہر کا اعلان فرمایا۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے ہر جہت سے مبارک کرے۔ آمین۔

(اسلام باری صدر جماعت احمدیہ قبولہ ضلع ساہیوال)

درخواست دعا

● میری بھاوجہ محترمہ اہلیہ برادرم مکرم عبدالستار صاحب بدر کچھ عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں کمزور بہت ہو گئی ہیں۔ احباب کرام سے ان کی کامل و عاجل صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(سعید احمد بدر ایکسٹرا انکس اقصیٰ روڈ۔ ربوہ)

● میرے بیٹے عزیزم شاہد محمود صاحب کا ہرنیا کا اپریشن ہوا ہے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اُسے صحت و سلامتی والی لمبی زندگی عطا کرے آمین۔

(والدہ شاہد محمود اہلیہ محمود احمد باجوہ دارالعلوم غربی ربوہ)

● میرے والد محترم محمد رفیق صاحب کافی عرصہ سے بیمار ہیں۔ میو ہسپتال لاہور میں ان کے گردہ کا دوبارہ اپریشن ہوا ہے کمزوری بہت زیادہ ہے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت کاملہ و عاجلہ سے نوازے۔ آمین

(عابدہ رفیق بھڈال ضلع سیالکوٹ)

● مجھے قریباً دو ماہ سے کمر میں درد کی شکایت ہے کافی علاج کرایا ہے لیکن درد سے نجات نہیں ہوئی۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے مجھے کامل صحت عطا کرے۔ آمین۔

(وحیدہ ملک جہلم شہر)

● خاکسار کافی عرصہ سے گردہ میں پتھری اور پیپ آنے اور آنکھوں میں موتیا اُتر آنے کی وجہ سے بیمار ہے نظر قریباً ختم ہو گئی ہے گھریلو پریشانیاں بھی ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے صحت کاملہ عطا کرے اور میری پریشانیوں کو دور کر دے۔

(مفتی عبدالرحیم سٹیلائٹ ٹاؤن رحیم یار خاں)

● عاجز کے پوتے عزیزم عامر منظور کا ایف ایس سی (میڈیکل) کا امتحان شروع ہے۔ احباب اس کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا کریں۔

(کرم الٰہی بیرون کھیالی دروازہ گوجرانوالہ)

● میرے خاوند قدرت اللہ صاحب پینٹر پیٹ میں تکلیف کی وجہ سے علیل چلے آرہے ہیں علاج کے نتیجہ میں صحت کی رفتار سست ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد کامل صحت سے نوازے۔ آمین

(اہلیہ قدرت اللہ صاحب دارالرحمت غربی ربوہ)

● خاکسار عرصہ سے بیمار ہے کافی علاج کرایا ہے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے معجزانہ طور پر صحت کاملہ عطا کرے۔

(عبداللطیف کپور تھلوی ۵ آغا خان روڈ لاہور)

ولادت

● اللہ تعالیٰ نے اس عاجز و مکرمہ امۃ المجید افزاء صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ ضلع راجن پور کو ایک بیٹے سے نوازا ہے تقریباً ۲½ سال قبل کی ایک خواب کی بناء پر اس کا نام حمید احمد رکھا گیا ہے۔ احباب کرام دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ عزیز نومولود کو خادم سلسلہ عالیہ احمدیہ بنائے اور وہ اس کی بہت ہی حمد کرنے والا ہو۔ بچہ کے لئے دعاؤں کی درخواست کرتا ہوں ان کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے

(میاں اقبال احمد ایڈووکیٹ امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع راجن پور)

● اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے میرے بیٹے عزیز ناصر احمد جنجوعہ کو ایک بچی کے بعد دوسرا لڑکا عطا فرمایا ہے جو مکرم ڈاکٹر عنبور احمد خالد صاحب آف مظفر گڑھ کا نواسہ ہے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت نومولود کا نام "طلحہ ناصر" تجویز فرمایا ہے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے بچہ کو صحت والی اور کام کرنے والی دراز عمر والا، خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔

(خدیجہ بیگم اہلیہ چوہدری عبدالرزاق صاحب مرحوم شمس آباد ملتان)

ناظمین اطفال متوجہ ہوں

اطفال الاحمدیہ کے مرکزی امتحانات انشاء اللہ ۲۷ مئی بروز جمعہ منعقد ہوں گے۔ آپ اپنی مجلس کے اطفال کو اس کی تیاری کروائیں۔ جزاکم اللہ

(سیکرٹری تعلیم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ۔ ربوہ)

اکسیر ایپھارہ

شفتل اور برسیم سے ہونیوالا جانوروں کا ایپھارہ منٹوں میں غائب۔ قیمت فی پیکٹ ۲/۵۰ درجن ۲۲/۵۰۔ گرس ۲۵۲/- بونس علاوہ

تفصیلات کیلئے کیوریٹو ویٹرنری گائیڈ مفت

کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو پیتھک رجسٹرڈ) ربوہ فون ۶۰۶۸ ۶۰۷

کیوریٹو ویٹرنری سنٹر

شادی میڈیکوز گول چنیوٹ بازار فیصل آباد

ربوہ میں معیاری اشیاء کی خرید کا مرکز شہزاد اسٹاپنگ سنٹر ۵۹۱ P.P چوک اقصیٰ کا بجرو روڈ ربوہ

کمفرٹ روم کولر، ماسٹر مولٹی فوم، سٹیل کی الماریاں۔ واشنگ مشین، بجلی کے پنکھے ریگولیٹر و سٹیبلائزر بے بی سائیکل وغیرہ نہایت مناسب قیمت پر دستیاب ہیں نیز فریج اور ٹی وی ہر قسم کے مہیا کئے جاتے ہیں۔ سوزوکی پک اپ کرایہ پر دستیاب ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم فیروز الدین صاحب آف گوئی (آزاد کشمیر) وفات گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

نہایت افسوس سے یہ خبر دی جاتی ہے کہ ہمارے ایک مربی بھائی محترم محمد حسین صاحب کے والد محترم فیروز الدین صاحب گوئی (آزاد کشمیر) میں مورخہ ۸ مئی ۱۹۸۳ء کو بقضائے الٰہی رحلت فرما گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

اگلے روز مرحوم کا جنازہ ربوہ لایا گیا۔ جہاں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت نماز جنازہ پڑھائی۔ اس کے بعد بہشتی مقبرہ میں مرحوم کی تدفین ہوئی جس میں کثیر تعداد میں دوست احباب شریک ہوئے۔ قبر تیار ہونے پر محترم حافظ محمد ابراہیم صاحب عابد مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ مقامی ربوہ نے دعا کرائی۔

مرحوم ۱۹۶۲ء میں احمدی ہوئے آپ اس سے قبل احمدیت کے سخت مخالف تھے مگر اس کے بعد تادمِ آخر پورے ثباتِ قدم سے اپنے ایمان پر قائم رہے۔ اس راہ میں آپ کو کافی مشکلات پیش آئیں۔ بالخصوص ۱۹۷۴ء میں۔ مگر آپ اپنے ایمان میں ہمیشہ ترقی ہی کرتے چلے گئے۔ جماعت کے ساتھ آپ کے لگاؤ کا یہ عالم تھا کہ آپ نے اپنے اکلوتے بیٹے مکرم محمد حسین صاحب کو خلیفۂ وقت کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے خدمت دین کے لئے وقف کر دیا۔ جو اس وقت جامعہ احمدیہ سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد گوئی (آزاد کشمیر) کے مقام پر خدمات دینیہ سرانجام دے رہے ہیں۔

احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے۔ اور آپ کے درجات بلند کرے اور آپ کے بیٹے، چاروں پوتوں اور بہو کو صبر جمیل عطا کرتے ہوئے مرحوم کے نقشِ قدم پر چلائے۔ آمین۔ (محمد امداد الرحمٰن صدیقی مربی سلسلہ احمدیہ۔ ربوہ)

ضروری اعلان بابت کمیٹی نظر ثانی قواعد وصیت

کمیٹی برائے نظر ثانی قواعدِ وصیت کا اجلاس ۲، ۳ جون ۸۳ء کو بروز جمعرات و جمعہ کمیٹی روم صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں منعقد ہوگا۔ کمیٹی کے درج ذیل ممبران ہیں۔ ممبران کرام سے درخواست ہے کہ وقت مقررہ پر تشریف لاکر اجلاس میں شمولیت فرمادیں۔

ان ممبران کے علاقہ جات سے تعلق رکھنے والے احباب سے گزارش ہے کہ وصیت کے بارہ میں اگر کوئی تجاویز پیش کرنا چاہتے ہوں تو اپنے اپنے علاقہ کے نمائندہ کو (جن کے پتہ جات درج ہیں) تجاویز معین الفاظ میں لکھ کر بھجوادیں اور اس کی نقل نظارت بہشتی مقبرہ کو بھی ارسال فرمادیں۔

اسماء ممبران کمیٹی بمعہ ان کے علاقہ جات حسب ذیل ہیں:۔

۱۔ مکرم ڈاکٹر عطاء الرحمٰن صاحب رحمٰن چوک ساہیوال۔ صدر کمیٹی (ساہیوال، ملتان، بہاولپور، بہاولنگر رحیم یار خاں، ڈیرہ غازی خاں)۔

۲۔ مکرم چوہدری صغیر احمد صاحب چیمہ معرفت احمدیہ کال میگزین لین کراچی ۳۔ ممبر کمیٹی (کراچی سندھ بلوچستان)۔

۳۔ مکرم چوہدری ادریس نصر اللہ خاں صاحب ۲۲۰۔ ماڈل ٹاؤن لاہور ممبر کمیٹی (لاہور، گوجرانوالہ، سیالکوٹ اوکاڑہ۔ قصور)

۴۔ مکرم مجیب الرحمٰن صاحب ایڈووکیٹ ۱۸۱۸/۲۱ متروپورہ راولپنڈی ممبر کمیٹی (راولپنڈی، گجرات، اٹک، جہلم)

۵۔ مکرم چوہدری غلام دستگیر صاحب ایڈووکیٹ ۲۱۳/B گلبرگ فیصل آباد ممبر (فیصل آباد، سرگودھا جھنگ، شیخوپورہ، میانوالی اور باقی اضلاع پنجاب)

۶۔ مکرم عبد السلام خاں صاحب شاہین ٹاؤن گلی نمبر ۴ ڈاک خانہ تہکال بالا پشاور۔ ممبر کمیٹی۔ (صوبہ سرحد)

۷۔ " صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ربوہ " (نمائندہ صدر انجمن احمدیہ)

۸۔ " مولانا عبد المالک خاں صاحب " " (" " ")

۹۔ " سلطان محمود انور صاحب " سیکرٹری کمیٹی (" " ")

۱۰۔ " مولانا نسیم سیفی صاحب " " (" تحریک جدید انجمن احمدیہ)

۱۱۔ " چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب " " (" " " ")

۱۲۔ " مولانا ابو المنیر نور الحق صاحب " " (نمائندہ وقف جدید " ")

۱۳۔ " صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب " " (نمائندہ مجلس انصار اللہ)

۱۴۔ " عطاء الرحمٰن صاحب محمود " " (" " خدام الاحمدیہ)

۱۵۔ " میر مسعود احمد صاحب " " (" " لجنہ اماء اللہ)

(سیکرٹری کمیٹی برائے نظر ثانی قواعد وصیت)

دعائے مغفرت و شکریہ احباب

• خاکسار کی والدہ محترمہ صادقہ ثریا صاحبہ صدر لجنہ محلہ دار العلوم غربی ۲ (اہلیہ مکرم صوبیدار سراجدین صاحب) مورخہ ۹، ۱۰ اپریل کی درمیانی شب اچانک بیمار ہو کر مختصر سی علالت کے بعد وفات پاگئیں

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

مورخہ ۱۰ اپریل کو بعد نماز عصر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد مبارک میں مرحومہ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ بعد میں بوجہ موصیہ ہونے کے ان کی تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی۔ اس جاں گداز صدمہ کے موقعہ پر خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خواتین مبارکہ اور دیگر احباب و خواتین نے کثرت سے ہمارے مکان پر تشریف لاکر ہمارے ساتھ ہمدردی کا اظہار فرمایا۔ جزاہم اللہ تعالیٰ۔

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور جملہ احباب جماعت کی خدمت میں عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔ (اقبال الدین کارکن دفتر پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ)

دعائے مغفرت

• میرے والد محترم شیخ محمد رمضان صاحب اسلام آباد مورخہ ۸ مئی ۱۹۸۳ء کو پونے آٹھ بجے صبح بعمر ۷۳ سال وفات پاگئے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

موصی ہونے کی وجہ سے ۹ مئی کو آپ کا جسدِ خاکی ربوہ لایا گیا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۹ مئی کو بعد از نماز ظہر مسجد مبارک میں نماز جنازہ پڑھائی۔ اس کے فوراً بعد بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ مرحوم نے اپنے پیچھے چار بیٹے اور پانچ بیٹیاں اپنی یادگار چھوڑی ہیں مرحوم کے بیٹوں میں مکرم شمیم احمد صاحب اقبال سکویڈرن لیڈر محمد سلیمان صاحب خاکسار کیپٹن داؤد احمد اور شکیل احمد شامل ہیں۔ مرحوم کو ساری عمر تحصیل علم اور دوستوں اور احباب کے بچوں کو علم دینے، علم کی ترغیب دینے اور پڑھانے کا بہت شوق رہا۔ اس مقصد کی تکمیل کے لئے اپنی طرف سے خرچ بھی کرنا پڑتا تو خرچ کرتے۔ احباب سے درخواست ہے کہ مرحوم کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ سب پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین (کیپٹن داؤد احمد ۱/۶۔ ایم۔ اسلام آباد)

نمایاں کامیابی

• عزیز کامران شہزاد ابن محمد رفیق خاں صاحب آٹھویں جماعت کے امتحان میں دونوں سیکشنوں میں امسال اوّل رہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ عزیز کو مزید کامیابیوں سے نوازے۔ آمین۔ ثم آمین۔ (نصیر احمد شریف ناظم اطفال حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ)

درخواست دعا

• محترم ملک فضل الدین صاحب کارکن دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ پانچ چھ روز سے بعارضہ بخار بیمار ہیں احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد کامل صحت عطا کرے۔ آمین۔ (عبد الماجد خوشنویس ربوہ)

• محترم بشیر احمد صاحب سیفی سابق مینیجر یونائیٹڈ بنک ربوہ کو موٹر سائیکل کے ایک حادثہ میں چوٹیں آئی ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ جلد کامل شفا عطا فرمائے۔ آمین۔ (سید مبشر حسین ربوہ)

• مکرم مبارک احمد صاحب خالد مینیجر و پبلشر ماہنامہ خالد و ماہنامہ تشحیذ الاذہان کی اہلیہ محترمہ کئی روز سے بیمار ہیں اب فضل عمر ہسپتال سے گھر آگئی ہیں۔ مگر تکلیف باقی ہے۔ احباب کرام کی خدمت میں موصوفہ کی صحت یابی کے لیے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ محترم مبارک احمد صاحب خالد کی پریشانیاں دور فرمائے اور اپنے فضلوں سے نوازے۔ آمین۔